سوال

(484) رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہاتھوں کو باندھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نمازی رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اپنے ہاتھوں کو باندھ لے۔ ایک مسجد میں ہمارا اس مسئلہ میں اختلاف ہوا ہمیں فتویٰ دیجئے کہ اس مسئلہ میں صحیح صورت کیا ہے؟ اللہ تعالی آپ کو اجر و ثواب سے نوازے گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث جو سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی دیگر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی کے لئے حالت قیام میں مشروع یہ ہے کہ وہ اپنے بایئں ہاتھ پر دایئں ہاتھ کو باندھ لے خواہ یہ قیام رکوع سے پہلے ہو یا بعد میں ہو۔ اور بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہاتھوں کو سینہ پر باندھا جائے۔

مذکورہ احادیث پر عمل کے مطابق یہی قول مختار ہے۔ جو لوگ رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ دینے کے قائل ہیں ان کے پاس اس مسئلہ میں کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ ہم نے اس موضوع پر ایک مبسوط مقالہ لکھا ہے۔ جو بعض مقامی اور غیر مقامی پرچوں میں شائع ہوا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ہاتھوں کو باندھنا یا چھوڑ دینا ان مسائل میں سے نہیں ہے۔ کہ جن کی وجہ سے امت میں اختلاف اور دشمنی پیدا کی جائے۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے واجب ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اللہ تعالی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کریں۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کریں خواہ قبض وارسال جیسے فرعی مسائل میں اختلاف ہی کیوں نہ ہو کیونکہ ہاتھوں کو باندھنا سنت ہے واجب نہیں ہے۔ جو شخص ہاتھوں کو باندھ کر نماز پڑھے یا چھوڑ کر نماز صحیح ہے۔ البتہ ہاتھوں کو باندھنا افضل اور مشروع ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے مطابق ہے۔

اللہ تعالی ہی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آپ کو اور تمام مسلمانوں کو دین میں فقاہت اور ثابت قدمی عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے نفسوں کی شرارتوں برے اعمال اور گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھے۔ انہ سمیع مجیب (شیخ ابن باز رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 410

محدث فتویٰ